فتوی ۵۱۷/۵۳۳ ج

۲۰۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ عبقری لاہور کا اکتوبر 2013 کا شمارہ آپ کیطرف بھیج رہا ہوں اور ڈاک کا لفافہ بھی ساتھ ہے۔ براہ مہربانی جوابی لفافہ میں جوابات کے ساتھ یہ رسالہ بھی ساتھ بھیج دیں۔

یہ رسالہ اسلام آباد / راولپنڈی میں خاصا مشہور ہے۔ اسکے ایڈیٹر حکیم طارق محمود چغتائی ہیں۔ شاید پہلے بھی آپ کی نظر سے گذرا ہو۔ اکثر وظائف تحریر ہوتے ہیں۔ لہٰذا مسائل کے حل کیلئے۔ جیسا کہ

(۱) صفحہ 3 پر ایک وظیفہ اعمال صرانہ نمبر 2 ہے جسکو Highlighter سے واضح کیا ہے۔ اسی طرح اسی صفحہ پر ایک وظیفہ یا قدوس ودود ...... تحریر ہے۔ کیا اسکو پڑھا جاسکتا ہے اور جو فوائد لکھے ہیں وہ مل سکتے ہیں۔

(۲) صفحہ 19 پر۔ ذرا سے آسان ہیں ایک دم اضافہ کیلئے وظیفہ۔ تحریر ہے۔ کیا اسکو پڑھا جاسکتا ہے جس تعداد اور طریقہ میں اسکو لکھا گیا ہے۔

(۳) صفحہ 25 پر روحانی بیماریوں کا روحانی علاج تحریر ہے۔

(۴) صفحہ 30 پر اولاد نرینہ پانے کا کامیاب راز تحریر ہے۔ کیا اسکو اسطرح پڑھنا جائز ہے پڑھنا صحیح ہے یا نہیں۔ ہر وظیفہ مطلوبہ تعداد و طریقہ سے

(۵) صفحہ 33 پر بے اولاد جوڑوں کیلئے بے نظیر نسخہ۔ کے نام سے تحریر ہے۔ اسی طرح صفحہ 32 پر مقناطیس اپنا سالن کا نبوی نسخہ اور اسکی ... کا خاص طریقہ درج ہے۔ کیا اسکو اسی طرح سے کیا جا سکتا ہے۔

(۶) صفحہ 38 اور 39 پڑھکر اسکے بارے ضرور رہنمائی کیجئے۔ کیا یہ ممکن ہے؟

(۷) صفحہ 46 پر جلد شادی کروانے کا کامیاب عمل تحریر ہے۔ کیا یہ وظیفہ پڑھنا چاہیے یا نہیں۔

اجمالاً تحریر کر دیں۔ یہ رسالہ اور اسکے وظائف پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

حافظ محمد فیصل ندیم۔ مکان نمبر 70 - گلی نمبر 118
I-10/4 - اسلام آباد۔
0334-5183186

جواب کے لیے ورق الٹیے

٢١٠ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الجواب باسم ملهم الصواب

پہلے تو یہ اصول سمجھ لیں کہ علاج کے لیے پڑھے جانے والے وظائف کا قرآن وحدیث سے بلفظہ ثابت ہونا ضروری نہیں، بلکہ صحیح الفاظ، درست عقیدے سے درست مقصد کے لیے پڑھے جاسکتے ہیں۔ الفاظ اگر حدیث شریف سے ثابت نہ ہوں تب بھی۔ البتہ ان کے مسنون ہونے کا عقیدہ رکھنا درست نہیں۔ اگر سوال میں مذکورہ وظائف کو اس اصول کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھا جائے تو کوئی حرج نہیں، لیکن اس سے یہ مقصد اخذ نہ کیا جائے کہ یہ اس پورے رسالے کی توثیق ہے، کیونکہ رسالے کے بقیہ مندرجات اس اصول کے خلاف بھی ہوسکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ اس قسم کے رسائل سے اجتناب ہی کیا جائے۔ دینی امور ومسائل کے لیے ایسے رسائل مطالعہ میں رکھے جائیں، جو علماء کی سرپرستی میں شائع ہوتے ہیں۔ (١)

صفحہ ۳۸ اور ۳۹ پر جو قصہ مذکور ہے اس کی حقیقت کا علم تو اللہ کو ہے، تاہم جنات کے بارے میں اتنا عقیدہ رکھا جائے کہ جنات اللہ کی ایک ناری مخلوق ہے، وہ بھی احکامات کے مکلف ہیں جیسا کہ قرآن وحدیث کے نصوص اس پر دال ہیں۔ ان کی بھی ایک دنیا ہے جو ہم سے پوشیدہ ہے، اور جنات کی ایک جماعت کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنا اور قرآن سننا ثابت ہے۔ (٢)

(١) عن أنس رضی اللہ عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم "رخّص فی الرقیة من الحمة والعین والنملة." (سنن الترمذی: رقم الحدیث: ٢٠٥٦)

قال الحافظ ابن حجر رحمه الله تعالیٰ: "وقد أجمع العلماء علی جواز الرقی عند اجتماع ثلاثة شروط: أن یكون بكلام الله تعالی أو بأسمائه وصفاته، وباللسان العربی، أو بما یعرف معناه من غیره، وأن یعتقد أن الرقیة لا تؤثر بذاتها، بل بذات الله تعالی." (فتح الباری: ١٠/١٩٥)

قال العلامة ملا علی قاری رحمه الله تعالیٰ: "ووجه الجمع أن ما كان من الرقیة بغیر أسماء الله تعالی وصفاته وكلامه فی كتبه المنزّلة، أو بغیر اللسان العربی، وما یعتقد أنها نافعة لا محالة، فیتّكل علیها، فإنها منهیة... وما كان علی خلاف ذلك كالتعوذ بالقرآن، وأسماء الله تعالی والرقی المرویة فلیست بمنهیة." (مرقاة المفاتیح: ١/١٧٤)

قال العلامة الحصكفی رحمه الله تعالیٰ: "فی المجتبیٰ التمیمة المكروهة ما كان بغیر العربیة."

قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: قوله التمیمة المكروهة. أقول: الذی رأیته فی المجتبیٰ التمیمة المكروهة ما كان بغیر القرآن... ولا بأس بالمعاذات إذا كتب فیها القرآن أو أسماء الله تعالی... قالوا: وإنما تكره العوذة إذا كانت بغیر لسان العرب، ولا یدری ما هو، ولعله یدخله سحر أو كفر أو غیر ذلك. وأما ما كان من القرآن أو شیٔ من الدعوات فلا بأس به."

(رد المحتار مع الدر المختار: ٥/٢٥٦، ٢٥٧)

(٢) قال الله تعالی: "والجانّ خلقناه من قبل من نار السموم." (الحجر: ٢٧)

وقال تعالی أیضا: "وإذ صرفنا إلیك نفرا من الجنّ یستمعون القرآن." (الأحقاف: ٢٩)

والله تعالی أعلم بالصواب

محمد نواز عالم

دار الافتاء جامعۃ الرشید، کراچی

٢٥/٣/١٤٣٥ھ